بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوۃ فیہا مصباح

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

جلد ۷ — نمبر ۲۲

مصباح

زنانہ اخبار — مہینے میں دو بار

۱۵ نومبر ۱۹۳۳ء — چندہ سالانہ دو روپیہ ۱۲ (کذا) — ۲۶ رجب المرجب سنہ ۱۳۵۲

ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین اکمل

قادیان دارالامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ	مضمون نگار
عورتوں کا دائرہ عمل	۳-۴	(مستورہ)
رسول کریمؐ کے احسانات عورتوں پر	۴-۶	محترمہ اہلیہ مولوی عبدالحمید صاحب دہلی
رسول کریم صلعم کے اخلاق		" " " "
خدا کے بعد رسولؐ کو درجہ دو	ص ۷	محترمہ حسینہ بیگم صاحبہ مسکرا
سیدہ خدیجہؓ - نعتیں	۸-۱۲	ذبیح سیالکوٹی
رسول پاکؐ کی زندگی کے تاریخی واقعات	۱۳-۱۵	
مغرب زدہ خاتون	۱۶-۱۷	مرسلہ جناب آزاد انبالوی
صحابہ رسول کریم صلعم کی نعتیں	ص ۱۸	

Digitized by Khilafat Library

Digitized by Khilafat Library

میلاد النبیؐ

زندگی مردہ تھی روح زندگی افسردہ تھی — خامیٔ تخلیق اپنے آپ سے آزردہ تھی

جلوے افسردہ تھے اپنے خامیٔ تکمیل سے — عشق تھا روپوش ابتک حسن کی قندیل سے

سازِ فطرت تھا ابھی مضراب سے ناآشنا — نغمہ تھا اک لذتِ بیتاب سے ناآشنا

سو رہی تھی زندگی تو خواب کے آغوش میں — آرزوئیں دم بخود تھیں حسرتِ خاموش میں

باغ سے موجِ شمیم جانفزا اُٹھی نہ تھی — نالۂ جانکاہ بلبل کی صدا اُٹھی نہ تھی

آنکھ تھی لیکن ابھی تک اشک سے محروم تھی — کامیابی کی تمنّا رشک سے محروم تھی

روح نے ابتک دعاؤں کے مزے پائے نہ تھے — خامشی نے التجاؤں کے مزے پائے نہ تھے

عالمِ ایجاد تھا کچھ اس طرح، یعنے نہ تھا — آفرینش لفظ تھا، شرمندۂ معنے نہ تھا

یک بیک امید کے گھر میں خوشی پیدا ہوئی — زندگی کیواسطے اک زندگی پیدا ہوئی

سینۂ ہستی میں کروٹ لی دلِ بیتاب نے — پڑھ لیا یعنی حرارت کا سبق سیماب نے

روئے فطرت پر محبّت کی ضیاء پیدا ہوئی — حسن کی آنکھیں جو تھیں انمیں حیا پیدا ہوئی

ناگہاں ساکن ہواؤں میں روانی آگئی — اور چمن کے ننّھے پتّے پر جوانی آگئی

سینۂ غنچہ میں اک میٹھی کسک پیدا ہوئی — گل میں خوشبو اور شاخوں میں لچک پیدا ہوئی

سبزۂ خوابیدہ جاگا لہلہانے کے لئے — ہوگئیں بیتاب کلیاں مسکرانے کے لئے

آج زانوئے ازل پر صبح نے انگڑائی لی — مسکرا کر اک کرن نے ہاتھ میں شہنائی لی

غل ہوا دنیا میں ختم المرسلین پیدا ہوا — مخزنِ اسرارِ قدرت کا امین پیدا ہوا

کشتیٔ ارض و سماء کا ناخدا پیدا ہوا — ابتداؤ انتہا کا پیشوا پیدا ہوا

عرش پر سے شادیانوں کی صدا آنے لگی — سازِ الفت سے ترانوں کی صدا آنے لگی

فرش پر روح الامین آنے لگے جانے لگے — طائرانِ قدس نغمے نعت کے گانے لگے

دھیمے دھیمے رس بھرے نغمے ہوا میں بس گئے — میٹھے میٹھے گیت حوروں کی فضا میں بس گئے

بس گیا آکر فضا میں لشکرِ نورانیاں! — اوپیشِ نورِ مطلق جھک گئیں پیشانیاں

پرِ فرشتوں کے کھلے انوار لہرانے لگے — نور کے بادل زمین پر پھول برسانے لگے

[illegible] — جھک گئے تعظیم کو عرش و زمین سات آسمان

(از امۃ الحفیظ [illegible])

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

Digitized by Khilafat Library

مصباح
قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ ر نومبر سنہ ۱۹۳۳ء

عورتوں کا دائرہ عمل

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ عورتوں کا کام بچے پیدا کرنا۔ اور ان کی پرورش ہے۔ اور اس خیال پر اس قدر زور دیا جاتا ہے۔ کہ عورتوں نے بھی اپنا یہی مقصد زندگی قرار دے لیا ہے اسی کو وہ اپنا دنیا اور اسی کام کو اپنا دین سمجھے ہوئی ہیں۔ ان میں سے ایک طبقہ تو بوجہ جہالت اس خیال خام میں محویت سے مشغول ہے۔ انکو سوائے اس کام کے اور کچھ سوجھتا ہی نہیں۔ وہ اس خواب غفلت میں اصل مقصد زندگی کو بھول چکی ہیں۔ کچھ حصہ خواتین جو تعلیم یافتہ اور نسبتاً ہشیار ہیں۔ انکو کثرت رائے کے دباؤ نے غلط فہمی میں ڈالکر مایوسی کی حد تک پہنچا دیا ہے۔ وہ سمجھتی ہیں کہ ان کے لئے ہر قسم کی ترقی کی راہیں بند ہیں۔ نہ دنیاوی ترقی میں حصہ لے سکتی ہیں نہ روحانی درجات کی وارث ہو سکتی ہیں۔

اگر عورتوں کا دائرہ عمل اور مقصد زندگی بچے جننا اور پرورش کرنا ہی ہے۔ تو تمام بنی نوع انسان کا مقصد زندگی اور دائرہ عمل کھانا پینا۔ سونا جاگنا۔ اور بچے پیدا کرنا قرار دیا جانا بالکل درست ہوگا۔ کیونکہ اسکے بغیر بقاء نسل انسانی ناممکن ہے۔ کھانا پینا چھوڑ دیا جائے۔ تو انسان ہلاک ہو جائے اور ایسے بچے نہ پیدا ہوں۔ تو دنیا ختم ہو جائے۔ خدا تعالے نے کھانے پینے اور بچے پیدا کرنے کی خواہش فطرت حیوانی میں اسلئے ودیعت کی ہے۔ کہ دنیا جبتک وہ چاہے آباد رہے۔ یہ اس کا قانون فطرت ہے۔ جو اسکے حکم سے جاری ہے یہ نہ عورتوں کا دائرہ عمل ہے نہ مردوں کا۔ بلکہ وہ فطری طور پر اس میں ایک دوسرے کے محتاج ہیں۔ فضل اللہ بعضھم علیٰ بعضٍ۔ اس حکیم و علیم نے انکو ایکدوسرے پر فضیلت دی ہے ربنا ما خلقت ھٰذا باطلا۔

ناقصات العقل سے۔ سفیہہ ہرگز مراد نہیں فطری کمزوری مراد ہے۔ یہ خدا تعالےٰ کی حکمت ہے۔ اگر صنف نازک نسبتاً کمزور نہ ہوتی تو دنیا کا نظام درہم برہم ہو جاتا۔ کیونکہ ایک ملک پر دو ہم پلہ بادشاہ امن سے حکومت نہیں کر سکتے۔ ایک نہ ایک کو زیر ہی ہونا پڑتا ہے۔ اور ناقصات فی الدین سے احکام شریعت میں چند آسانیاں مراد ہیں جن کا فطرت نسوانی تقاضا کرتی ہے۔ یہ سب صرف خدا تعالےٰ کے تصرف اور ارادہ سے ہے۔ اسمیں کسی انسان کا کچھ دخل نہیں۔ ان اللہ یخلق ما یرید۔ قوانین فطری کے لحاظ سے ہر جاندار برابر ہے۔ خواہ وہ حیوان ہے یا حیوان ناطق۔ اس میں نر و مادہ۔ مرد و عورت یکساں شریک ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں چرند پرند بھی یہ کام کر رہے ہیں۔ مگر خالق حقیقی

نے بنی نوع انسان کا مقصد زندگی اپنی ذات کو قرار دیا ہے۔ فرماتا ہے۔ ما خلقت الجنّ والانس الا لیعبدون۔ اور دائرہ عمل قانون شریعت کو قرار دیا ہے نہ کہ قانون فطرت۔ الانس سے انسان مراد ہے۔ جو یقیناً دو جنسوں یعنی مرد و عورت سے مرکب ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ عورتوں کا مقصد زندگی بھی عبادت ذات باری ہے۔ اور دائرہ عمل قانون شریعت اسلام جس کے مطابق اعمال بجالانے سے ہی لقاء الٰہی حاصل ہو سکتی ہے۔ جنّ و انس کی ایک اور تفسیر بھی ہو سکتی ہے۔ جن سے زبردست اور طاقتور حاکم لوگ بھی مراد لئے جاتے ہیں۔ اور انس سے زیردست کمزور محکوم۔ اور یہ بات اظہر من الشمس ہے۔ کہ مرد زبردست طاقتور اور حاکم ہیں۔ اور عورتیں زیردست کمزور محکوم بہرصورت دونوں کا مقصدِ زندگی اور دائرہ عمل ایک ہی ہے۔ صرف اسقدر فرق ہے۔ کہ خدائے رحیم و کریم نے عورتوں کی فطری کمزوری کے لحاظ سے ان کے لئے قانون شریعت کو نسبتاً آسان فرما دیا ہے۔

سیّد الکونین آنحضرت صلعم (فداہ نفسی) نے عورتوں کی کمزوریاں بیان فرماتے ہوئے اُن کا علاج بھی بیان فرمایا ہے۔ یعنی تَصَدَّقْنَ۔ اگر مردوں کی فضیلت وَ بِمَا اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ہے۔ تو تم بھی مال خرچ کر کے ایسے فضیلت حاصل کرو +

Digitized by Khilafat Library

یا معشر النساء لا یبئسن من روح اللہ اگر بعض لوگ حور و قصور کی خواہش میں اعمال صالحہ بجالاتے ہیں۔ تو تُو اے صنف نازک ایک قدم آگے بڑھ جا یعنی خالص بوجہ قانون شریعت ہونے کے عمل پیرا ہو

خدا تعالےٰ کی اطاعت و محبّت میں غرق ہو جا دنیاوی زندگی کی فکر نہ کر وہ خالق کے قانون فطرت اور اس کی منشاء کے ماتحت ایسے ہی جبتک وہ چاہے گا جاری رہیگی۔ اس کی رضا پر راضی ہو۔ اور ابدی زندگی کی راحت کے حصول کیلئے اپنے باطن کی فکر کر۔ اور روحانی ترقی کی راہ میں قدم مار ذات باری کو ہی اپنا مطلوب و مقصود و محبوب بنا۔ اس کے در پر گر جا۔ اور اسی کے لئے فنا ہو جا۔

اسلام چیز کیا ہی خدا کے لئے فنا + ترک رضائے خویش پئے مرضی خدا

مصائبِ دنیا پر اف نہ کر۔ اس کے احسانات دیکھ اور شکر و امتنان سے چند روزہ زندگی گزار دے۔ پھر اُس کی آغوشِ رحمت تیرا بسیرا ہے + (مستورہ)

حضرت رسُول کریمُ صلعم کے احسانات عورتوں پر

ہمارے حضرت رسول پاک صلعم کی فضیلت کی ایک بڑی دلیل یہ بھی ہے کہ آپؐ کے ذریعہ سے اللہ تعالےٰ نے بنی نوع انسان پر بے شمار احسانات کئے ہیں۔ میں اسوقت ان احسانات کا اختصار کے ساتھ ذکر کرونگی۔ جو کہ آپؐ نے عورتوں پر کئے ہیں۔ عورت کی زندگی تین حصوں میں تقسیم ہو سکتی ہے۔ اُن میں سے سب سے پہلا حصّہ وہ ہے۔ جبکہ وہ لڑکی ہوتی ہے۔ سب جانتے ہیں۔ کہ حضرت رسول کریمؐ کی بعثت سے قبل لڑکیوں کو زندہ درگور کر دیتے تھے لیکن

آپؐ نے نہایت سختی کے ساتھ اس بدرسم کو روکا۔ اور فرمایا کہ جو اسلام لانیکے بعد دختر کشی کریگا۔ اسپر جنت حرام ہے! اسکے بعد لڑکیوں کی تعلیم و تربیت کا زمانہ آتا ہے۔ اسکے متعلق آپؐ نے فرمایا کہ جس شخص کو خدا نے لڑکیاں دیں اور اس نے اچھی طرح انکی پرورش کی تو وہ لڑکیاں قیامت کے دن عذاب اور اس شخص کے درمیان روک بن جائینگی۔ ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ جس نے لڑکیوں کو اچھے طریقہ پر پالا وہ اور میں قیامت کے دن اکٹھے ہونگے۔

دوسرا حصہ عورت کی زندگی کا وہ ہے جبکہ وہ بیاہی جاتی ہے۔ اس حصہ کے متعلق بھی آپؐ نے نہایت عمدہ تعلیم دی ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔ جیساکہ مردوں کے حقوق عورتوں پر ہیں۔ ایسا ہی عورتوں کے حقوق مردوں پر ہیں۔ اور یہ دراصل اسلام کی ہی تعلیم ہے جس نے عورتوں کے حقوق کو قائم کیا۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ کسی دوسرے مذہب نے عورت کو حقوق نہیں دیئے۔ حضرت رسول پاکؐ نے فرمایا ہے۔ کہ اے لوگو تم میں سے بہتر شخص وہ ہے جو اپنے اہل و عیال کے ساتھ اچھی طرح پیش آتا ہے۔ ایک اور حدیث میں آپؐ نے فرمایا عورتوں پر سختی نہ کیا کرو۔ کیونکہ ان کی مثال ٹیڑھی پسلی کی سی ہے۔ اگر زور سے سیدھا کرنا چاہوگے تو ٹوٹ جائے گی۔

تیسرا حصہ عورت کی زندگی کا وہ ہے۔ جبکہ وہ ماں بنتی ہے۔ اس حصۂ زندگی کے متعلق بھی آپؐ نے بے نظیر تعلیم دی ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں فرمایا۔ "اے لوگو جنت تمہاری ماؤں کے قدموں تلے ہے"۔ یعنی جو شخص جنت حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اُسے چاہیئے کہ اپنی ماں کی خدمت کرے۔ اور اسکے پاؤں تلے جنت تلاش کرے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ آپؐ نے عورت کو پستی سے اٹھا کر بلندی کے اعلیٰ مقام پر قائم کیا ہے۔

حدیث میں آتا ہے۔ کہ ایک شخص آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا یا رسول اللہ میں نے اپنی ماں کو کندھے پر بٹھا کر سات حج کرائے ہیں۔ کیا میں نے اپنی ماں کا حق ادا کر دیا۔ آپؐ نے فرمایا اتنا بھی نہیں جتنا اس نے تجھے گیلی جگہ سے اٹھا کر سوکھی جگہ پر بٹھا دیا ہو۔

آپؐ عورتوں کا احترام کیا کرتے تھے۔ ایکدفعہ دائی حلیمہ آپؐ کے زمانہ نبوت میں آپکی خدمت میں حاضر ہوئیں آپؐ اُن کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو گئے۔ اور اُن کے بیٹھنے کے لئے اپنی چادر مبارک بچھادی۔ آپؐ ہر مذہب کی عورتوں کی عزت کرتے تھے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ ایک دفعہ حاتم طائی کی لڑکی اپنے قبیلہ کے ساتھ گرفتار ہو کر آپؐ کی خدمت میں لائی گئی۔ آپؐ نے اُسے فرمایا کہ تیرا باپ اچھے اخلاق رکھتا تھا۔ بھوکوں کو کھانا کھلاتا تھا۔ ننگوں کو کپڑے پہناتا تھا۔ یتیموں۔ بیواؤں کی خبر گیری کرتا تھا۔ اور خدا تعالےٰ بھی ایسے اخلاق والے انسان کو دوست رکھتا ہے۔ اس لئے جاؤ تمہیں ہم نے رہا کیا لیکن اس لڑکی نے اکیلے رہا ہونے سے انکار کیا۔ تو آپؐ نے اُس کی خاطر تمام قبیلہ کو رہا کر دیا۔

پس ہمیں چاہیئے۔ کہ اس پاک انسان پر جس نے سب دنیا پر اور خصوصیت سے ہم عورتوں پر بے شمار احسانات کئے ہیں۔ درود بھیجیں۔ اور حق تو یہ ہے۔ کہ اگر ساری دنیا ملکر اُن احسانات کا بدلہ دینا چاہے۔ تو نہیں دے سکتی۔ والسلام

(عاجزہ اہلیہ عبد الحمید صاحب سکرٹری تبلیغ۔ نئی دہلی)

Digitized by Khilafat Library

6

حضرت رسول کریمؐ کے اخلاق

حضرت رسول پاکؐ کے اخلاق ایسے اعلیٰ اور عمدہ تھے۔ کہ اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ کہ اے رسول تو اخلاق میں اعلےٰ درجے پر فائز ہے۔ اور پھر دوسری جگہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ اے لوگو تم میں اللہ کا رسول ہے جو کہ تمہارے لئے بہترین نمونہ ہے۔ آپؐ کے اخلاق ایسے اچھے تھے۔ کہ اگر کوئی آپؐ پر زیادتی یا سختی کرتا تو آپؐ ہمیشہ نرمی سے پیش آتے۔ ایکدفعہ ایک یہودی جس کا آپؐ نے قرضہ دینا تھا۔ آکر آپؐ کی خدمت میں تقاضا کرنے لگا۔ وہ جوں جوں سختی کرتا آپؐ نرمی سے جواب دیتے۔ یہانتک کہ اس نے کہا کہ تمہارے خاندان میں یوں ہی رسم نادہندگی چلی آتی ہے اسپر حضرت عمرؓ کو غصہ آگیا۔ اور انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم اگر تو اس پاک مجلس میں نہ ہوتا۔ تو میں تیری گردن مارتا آپؐ نے یہ سنکر حضرت عمرؓ سے فرمایا کہ اے عمر تمہیں چاہیئے تھا کہ مجھے کہتے کہ قرض جلد ادا کردو اور اس یہودی کو سمجھاتے کہ نرمی سے تقاضا کرو۔ جھڑکنا اور غصہ ہونا نہ چاہیئے تھا۔ جاؤ اب اس کا قرض ادا کردو اور جھڑکنے اور غصہ ہونیکے بدلہ میں کچھ زیادہ دیدو۔ یہودی آپؐ کے اس اچھے اخلاق کو دیکھکر مسلمان ہوگیا۔

آپؐ ایسے حلیم تھے کہ دشمنوں سے بھی سختی نہ کرتے تھے۔ ایکدفعہ ایک یہودی عورت آپؐ کی خدمت میں ایک بکری لائی جسے اس نے زہر کھلا کھلا کر پالا تھا۔ اور آپؐ سے درخواست کی کہ اس بکری کا گوشت آپؐ کھائیں۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے اپنے رسول کو یہودی عورت کی کارروائی سے اطلاع دیدی۔ آپؐ کے صحابہؓ نے عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو اس عورت کو مار ڈالیں۔ لیکن آپؐ نے فرمایا نہیں اسے جانے دو۔

آپؐ اپنے نوکروں پر خفا نہ ہوتے تھے۔ اور اپنے کام اکثر اپنے ہاتھ سے کر لیتے تھے۔ آپؐ کے خادم حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں۔ کہ میں نے دس سال آپکی خدمت کی آپؐ نے کبھی مجھے اُف تک نہیں کہا۔ اور جسقدر میں آپؐ کا کام کرتا تھا۔ اس سے زیادہ آپؐ میرا کام کر دیتے تھے آپؐ کے اصحاب جب کوئی کام کرتے تو آپؐ بھی اس میں شریک ہو جاتے۔ ایک دفعہ آپؐ اپنے اصحاب کے ساتھ سفر کو گئے۔ راستہ میں ایک جگہ کھانا پکانے لگے، تو کوئی مصالحہ پیسنے لگا۔ کوئی آٹا گوندھنے لگا۔ آپؐ نے فرمایا میں لکڑیاں لاؤں گا۔ صحابہؓ نے بہت منع کیا۔ لیکن آپؐ نہ مانے اور لکڑیاں چنکر لائے۔

غرضیکہ آپؐ کے اخلاق ایسے اعلیٰ تھے۔ کہ تمام بنی نوع انسان کے لئے بہترین نمونہ ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم بھی اپنے اخلاق اچھے بنانیکی کوشش کریں۔

والسلام

(عاجزہ اہلیہ عبدالحمید صاحب سیکرٹری تبلیغ ۔ نئی دہلی)

Digitized by Khilafat Library

ہر احمدی خاتون کا فرض ہے کہ وہ
مصباح کی اشاعت کے لئے
پوری پوری کوشش فرمائے
(مینیجر)

خدا کے بعد "رسول کریم" سے بڑھکر کسی کو درجہ نہ دو!

پیاری بہنو بے شک خدا تعالیٰ کے رسولوں کو ماننا جزو ایمان ہے۔ مگر سب سے بڑے رسول "محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" ہیں۔ ان سے بڑا درجہ کسی رسول کو نہ دینا چاہیئے۔ ہمارے یہاں مسلمانوں نے اپنی جہالت سے حضرت عیسےٰؑ کو بڑا درجہ دے رکھا ہے کہتے ہیں کہ حضرت عیسےٰؑ تو آج تک زندہ ہیں۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت ہو گئے۔ پھر کہتے ہیں۔ حضرت عیسیٰؑ مردے زندہ کیا کرتے تھے۔ مگر رسول کریمؐ نے کوئی مردہ زندہ نہیں کیا۔ پھر ان کے نزدیک حضرت عیسےٰؑ تو آسمان پر زندہ بیٹھے ہیں۔ لیکن رسول کریمؐ زمین میں دفن ہیں۔ سوچو کیا ایسے اعتقادوں سے حضرت عیسےٰؑ کی فوقیت ثابت نہیں ہوتی۔ اور ہمارے حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کی یہ ہتک نہیں ہے تو کیا ہے۔ اگر آسمان پر کوئی رسول جاتا یا مردوں کو زندہ کرنا تو وہ آپؐ ہوتے۔ لیکن مسلمان نادانی سے اس قسم کی باتیں حضرت عیسےٰؑ کیطرف منسوب کر کے اُن کا درجہ حضرت رسول کریمؐ کے درجے سے بڑھاتے ہیں۔ حالانکہ سچے مسلمان کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے نبی کے مقابلہ میں کسی دوسرے نبی کو فضیلت نہ دے اور اس پاک رسول پر سچے دل سے درود بھیجے۔ درود دعا ہوتی ہے۔ جس کا یہ مطلب ہوتا ہے۔ کہ اے خدا رسول کریمؐ نے ہم پر جسقدر احسان کئے ہیں۔ ان کا بدلہ ہم کچھ نہیں دے سکتے۔ آپ ہی ان کو بدلہ دے۔

پھر یہ بات یاد رکھو کہ اس زمانہ میں خدا تعالےٰ نے حضرت مرزا غلام احمدؐ صاحب قادیانی کو نبی بنا کر دنیا کی اصلاح کے لئے بھیجا ہے۔ لیکن آپؑ کوئی علیحدہ نبی نہیں بلکہ رسول کریمؐ کے غلام ہیں۔ ہم سے انکا تعلق نبی کا ہے لیکن رسول کریمؐ سے آپکا وہ تعلق ہے جو ایک غلام کو اپنے آقا سے ہوتا ہے۔ ان پر ایمان لانا ضروری ہے۔ ان کے ہم پر بڑے بڑے احسان ہیں۔ اس زمانہ میں بھی دنیا اسی طرح گمراہ اور دین سے غافل ہو گئی تھی جس طرح رسول کریمؐ کے وقت تھی۔ انہوں نے آکر دین سکھایا۔ اور خدا تعالےٰ تک پہنچنے کا بھولا ہوا سیدھا رستہ دکھایا۔ اور سچے مسلمانوں کی ایک ایسی جماعت پیدا کر دی جو دین کو دنیا پر مقدم کر کے سارے جہان میں اسلام کا بول بالا کر رہی ہے۔ اور یہی مامور کی سچائی کا عملی نشان ہے۔ جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔ ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر و ینھون عن المنکر۔ یعنی مسلمانوں میں ایک ایسی جماعت ہونی چاہیئے۔ جس کا کام محض تبلیغ دین ہو۔

پس آپ سارے اسلامی فرقوں پر نظر ڈالیں مگر یہ سعادت بجز جماعت احمدیہ کے اور کہیں نظر نہ آئے گی۔ لہذا یہی اس کی سچائی کی ایک زبردست دلیل ہے ؏

کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

(عاجزہ حسینہ بیگم اہلیہ اے۔ کے احمدی بمسکرا)

(ضلع ہمیر پور یو۔ پی)

Digitized by Khilafat Library

امہات المومنین رض

(۱)

سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا

خدیجہ نام مکّہ معظمہ کے رہنے والی قوم قریش سے ایک بہت بڑی باوقار تاجرہ تھیں۔ پانچویں پشت میں آپ کا نسب نامہ حضور رسالت مآب سے جا ملتا ہے جو ذیل کے شجرۂ نسب سے ظاہر ہے :-

حضرت محمد مصطفےٰ صلعم	خدیجہ کبریٰ رض
ابن	بنت
عبداللہ	خویلد
ابن	ابن
عبدالمطلب	اسد
ابن	ابن
ہاشم	عبدالعزیٰ
ابن	ابن
عبدمناف	
ابن	

قصی
ابن
کلاب

آپؓ کے یکے بعد دیگرے دو خاوند فوت ہو چکے تھے۔ چونکہ مالدار تھیں۔ اسلئے تیسرا نکاح نہ کیا اور اپنے مال سے تجارت شروع کر دی۔ آپؓ بعض ماہرین تجارت کو اپنے ہاں ملازم رکھا کرتی تھیں۔ اور ان سے دوسرے ملکوں میں تجارت کروانی تھیں +

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر قریباً پچیس ۲۵ سال ہونے کو تھی۔ کہ حضرت خدیجہؓ نے آپؐ کی امانت و دیانت کی شہرت سنکر اپنی تجارت کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شام کیطرف تجارت کے لئے بھیجا۔ آپؐ نے حسب فطرت جس ایمانداری سے کام کیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یکے بعد دیگرے چار سفر کئے۔ اور ہر دفعہ کامیاب ہو کر آئے +

حضرت خدیجہؓ جب سے بیوہ ہوئی تھیں۔ بہت سے معززین مکّہ نے آپؓ کو پیغام نکاح ارسال کیا۔ مگر انکار کر دیا۔ لیکن جب بی بی خدیجہؓ نے تجارتی کاروبار میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یگانۂ زمانہ پایا تو آنحضرتؐ کو بذات خود نکاح کا پیغام بھیجدیا۔ حضورؐ نے اپنے چچا ابو طالب سے مشورہ کیا اور پیغام منظور کر لیا۔ حضرت خدیجہؓ کے رشتہ دار جمع ہوئے اور ابوطالب نے خطبہ نکاح پڑھکر نہایت سادگی سے رسم نکاح ادا کی اور خدیجہؓ کو خیر البشر کی زوجہ ہونے کا فخر حاصل ہو گیا۔ نکاح کے وقت حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر پورے پچیس ۲۵ سال اور حضرت خدیجہؓ کی عمر چالیس سال تھی +

حضرت خدیجہؓ نے جس انکساری سے آپؐ کے ساتھ ز[...] بسر کی ہے اس کی مثال بہت کم پائی جاتی ہے۔ آپؓ بہت بڑ[...] مالدار عورت تھیں۔ ہر طرح کی آسائش تھی۔ خادم اور خد[...] موجود تھیں۔ ادھر آنحضرتؐ کی یہ حالت تھی۔ کہ سوائے ا[...] کے دوسرا کوئی غمخوار بھی نہ تھا۔ ایک ابو طالب تھے جو آ[...] نگران تھے۔ لیکن وہ بھی کوئی اتنے بڑے مالدار نہ تھے۔ ک

Digitized by Khilafat Library

کی آسائش کے سامان مہیا کر سکتے۔ لیکن ام المومنین لقب پانے والی حضرت فاطمۃ الزہرا کی والدہ حضرت خدیجہؓ نے یہ غربت بخوشی قبول فرمائی۔ اور ہر قسم کے مصائب برداشت کئے۔ اپنے آرام وچین کو آنحضرتؐ کی محبت پر قربان کر دیا

جب آنحضرت صلعم فطرتی جوش کے ماتحت تمام کاروبار چھوڑ کر کلی طور پر عشق الٰہی میں محو ہو گئے تو آپؐ نے اپنی تنہائی کے لئے غارِ حرا پسند فرمائی۔ آپؐ اپنے ہمراہ کئی کئی دنوں کا کھانا لے جایا کرتے تھے۔ اور دن رات عبادت میں مشغول رہتے تھے۔ جب کھانا ختم ہو جاتا تو آپؐ پھر اپنی غم گسار بی بی کے پاس تشریف لاتے۔ حضرت خدیجہ حسب معمول کھانا تیار کر دیتیں۔ اور آنحضرتؐ زاد لیکر غار میں آجاتے +

اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت خدیجہؓ نے آنحضرتؐ کو دنیاوی دھندوں سے بالکل بے فکر کر رکھا تھا۔ جو آپؓ کی کمال دانشمندی اور بے حد محبت پر دلالت کرتا ہے۔

چنانچہ سب سے پہلے آپؐ کو غارِ حرا میں ہی کلام الٰہی سے مشرف کیا گیا۔ اور جبرائیل تمثیلی رنگ میں دکھائے گئے۔ جس سے آنحضرتؐ کے بدن مبارک پر کپکپی سی طاری ہو گئی اور آپؐ ڈر گئے۔ آپؐ ہراساں ہراساں گھر تشریف لے گئے اور حضرت خدیجہؓ سے فرمایا زملونی زملونی مجھے کپڑا اڑھاؤ۔ حضرت خدیجہؓ نے فوراً تعمیل کی اور کپڑا اڑھا دیا۔ تھوڑی دیر کے بعد جب خوف جاتا رہا۔ تو آپؐ نے حضرت خدیجہؓ کے روبرو تمام قصہ بیان کیا۔ اور فرمایا مجھے بہت خطرہ محسوس ہو رہا ہے۔ بوجہ اس ذمہ واری کے جو حضور پر ڈالی جارہی تھی۔ فقالت خدیجۃ کلا واللہ ما یخزیک اللہ ابداً انک لتصل الرحم وتحمل الکل وتکسب المعدوم وتقری الضیف وتعین علیٰ نوائب الحق۔ خدیجہؓ نے کہا یا رسول! خدا آپکو ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ کیونکہ آپؐ رشتے داروں سے حسن سلوک کرتے ہیں۔ گرے پڑے کی مدد اور ناداروں کی غمگساری کرتے ہیں۔ مہمان نوازی اور مصیبت زدوں کی اعانت فرماتے ہیں۔ اتنی صفتوں والے شخص کو خدا کبھی ضائع اور رسوا نہیں کرتا +

اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؓ کمال درجہ کی دانشمند اور ذہین عورت تھیں +

پھر اسی وقت آنحضرتؐ کو ساتھ لیکر اپنے چچا ورقہ ابن نوفل کے پاس گئیں۔ اس نے تمام واقعہ سننے کے بعد کہا کہ یہ خدا تعالیٰ کی وحی ہے۔ جیسی خدا کے نبی موسیٰؑ اور دیگر انبیاء پر ہوئی +

ورقہ ابن نوفل حضرت خدیجہؓ کا استاد بھی تھا۔ اسی سے آپؓ نے لکھنا پڑھنا سیکھا تھا +

حضرت زید ابن حارثہ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت خدیجہؓ سے علم حاصل کیا۔ چنانچہ یہ دونوں لکھ سکتے تھے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ذریعہ دنیا میں بہت سے علمی مسئلے حل اور معارف بیان ہوئے۔ اس لحاظ سے بھی حضرت خدیجہؓ کا علمی دنیا پر بہت بڑا احسان ہے +

جب آنحضرت صلعم نے دعویٰ نبوت کیا تو سب سے پہلے حضرت خدیجہؓ ایمان لائیں۔ چنانچہ متفقہ طور پر آپؓ ام المومنین ہونے کے علاوہ اول المومنین بھی ہیں +

Digitized by Khilafat Library

جبتک آپؓ زندہ رہیں۔ آنحضرتؐ نے دوسرا نکاح نہیں کیا +

حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں۔ کہ آنحضرتؐ کے پاس جبریل آیا اور کہا اے رسول اللہ خدیجہؓ آرہی ہے۔ اور اُن کے پاس ایک برتن ہے۔ جس میں کھانے پینے کا سامان ہے۔ جب وہ آپؐ کے پاس پہنچے تو خدا اور میری طرف سے انہیں سلام کہنا اور جنت میں ایسے گھر کی خوشخبری سنانا جو جواہرات سے تیار کیا گیا ہے۔ جس میں کوئی دکھ اور تکلیف نہیں ہے۔ (بخاری)

حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں نے سوائے خدیجہ کے کبھی کسی عورت پر رشک نہیں کیا۔ اور اس کی وجہ یہ تھی کہ آنحضرتؐ اکثر ان کا ذکر فرمایا کرتے تھے۔ (بخاری)

حضرت علی راوی ہیں۔ آنحضرت فرمایا کرتے تھے کہ مریم صدیقہ اپنے زمانہ کی تمام عورتوں سے افضل تھیں۔ اور پھر اسی طرح خدیجہؓ اپنے زمانہ کی تمام عورتوں سے افضل ہیں۔ (بخاری)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے۔ کہ آپؐ جب کبھی بکری وغیرہ ذبح کرتے تھے۔ تو خدیجہؓ کی سہیلیوں کو گوشت بھیجا کرتے تھے۔ اور کبھی کبھی میں آنحضرت سے کہہ دیا کرتی گویا تمام دنیا میں خدیجہ ہی ایک عورت تھی"۔ اس پر آنحضرتؐ فرمایا کرتے تھے۔ انہا کانت۔ کانت وکان لی منہا ولد کہ وہ تھی جو کچھ تھی۔ میری اولاد بھی اسی سے تھی۔

جب تک آپؓ زندہ رہیں آنحضرتؐ ان سے مشورہ لیتے رہے۔ وہ اپنے آرام پر آنحضرتؐ کا آرام مقدم رکھتی رہیں۔ نبوت کے دسویں سال یعنی ہجرت سے قریباً تین سال قبل ۶۵ سال کی عمر میں آپؓ کا انتقال ہو گیا۔ اور آنحضرتؐ کا بہترین مددگار رفیق حیات اور مشیر کار سپرد خاک کردیا گیا۔ انّا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس سال آنحضرتؐ کے چچا ابوطالب نام فوت ہوگئے۔ اور ظاہری طور پر آپؐ بے مدد و بے یار رہ گئے۔ جس سے حضور صلعم کو بہت بڑا صدمہ ہوا۔ اور اس اندوہ ناک سال کا نام "عام الحزن" رکھا گیا۔ حضرت خدیجہؓ کے فوت ہونے کے بعد آپؐ نے تین سال تک کوئی نکاح نہیں کیا۔

آپؓ کے بطن مبارک سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہاں نبوت سے قبل دو لڑکے اور تین لڑکیاں ہوئیں۔ بڑے لڑکے کا نام قاسم تھا۔ آنحضرت صلعم کی کنیت ابوالقاسم انہیں کی وجہ سے تھی۔ دو سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ چھوٹے لڑکے کا نام عبداللہ تھا۔ طاہر اور طیبؓ لقب تھا یہ بہت چھوٹی عمر میں وفات پا گئے۔

لڑکیوں کے نام علی الترتیب زینبؓ۔ رقیہؓ۔ اور ام کلثوم تھے۔

زینبؓ زمانہ جاہلیت میں بیاہی گئی۔ اور بعد میں مسلمان ہوگئی۔ اس کا خاوند ابتدا میں مسلمان نہ ہوا۔ اور کچھ عرصہ کے بعد وہ اسلام لایا۔ آنحضرتؐ نے اس سے زینبؓ کا نکاح از سرِ نو نیا حق مہر مقرر کرکے پڑھایا۔ رقیہؓ اور ام کلثومؓ یکے بعد دیگرے حضرت عثمان خلیفہ ثالثؓ کے نکاح میں آئیں۔ اس وجہ سے آپ (عثمانؓ) کو ذوالنورین کہا جاتا ہے۔ یعنی دو نوروں والا۔

حضرت فاطمہؓ کی ولادت زمانۂ نبوت میں ہوئی آنحضرتؐ نے فرمایا ہے فاطمہؓ سردار خاتون جنت ہے

Digitized by Khilafat Library

11

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے واقعات کا تاریخی نقشہ

Digitized by Khilafat Library

سنہ ۵۴۵ بعد مسیح آنحضرت صلعم کے والد عبداللہ پیدا ہوئے۔

سنہ ۵۷۰ بعد مسیح پیر کے دن ۲۰ اگست ۱۲ ربیع الاول کو ابرہہ گورنر یمن کے حملے کے ۵۵ دن کے بعد رسول کریم صلعم پیدا ہوئے۔ پیدائش کے تھوڑے ہی عرصہ کے بعد ابولہب کی ایک کنیز ثویبہ کے سپرد کئے گئے۔ چند دن بعد حلیمہ دائی آپکو اپنے گاؤں میں لے گئی۔

سنہ ۵۷۵ و ۵۷۶ بعد مسیح رسول اکرم صلعم کی والدہ آمنہ مکے اور مدینے کے درمیان مقام ابواء پر فوت ہوئیں۔

سنہ ۵۷۶ بعد مسیح عبدالمطلب نے آپکی پرورش اپنے ذمہ لی۔

سنہ ۵۷۸ بعد مسیح عبدالمطلب فوت ہو گئے۔ اور رسول پاک صلعم کو ابوطالب کے سپرد کر گئے۔

سنہ ۵۸۲ بعد مسیح بارہ برس کی عمر میں آنحضرت صلعم نے ابوطالب کے ساتھ شام کا سفر اختیار کیا۔ جب آنحضرت پچیس سال کے ہوئے۔ آنحضرت صلعم خدیجہ کا مال تجارت لیکر بغرض تجارت شام تشریف لے گئے۔ واپسی پر خدیجہ رضہ آنحضرت صلعم کے عقد میں آئیں۔

سنہ ۶۰۵ بعد مسیح کعبہ کی دوبارہ تعمیر ہوئی۔ آنحضرت صلعم نے ۳۵ سال کی عمر میں سنگ اسود کو خانہ کعبہ میں اس کی موجودہ جگہ پر نصب کیا۔

سنہ ۶۰۹ و ۶۱۲ بعد مسیح آنحضرت صلعم پر چالیس سال کی عمر میں پہلی دفعہ وحی نازل ہوئی۔ ورقہ بن نوفل نے آپکو تسلی دی۔ ابتدائے اسلام میں خدیجہ رضہ۔ ابوبکر رضہ۔ علی رضہ۔ زید رضہ۔ سعد رضہ۔ زبیر رضہ۔ طلحہ رضہ۔ عثمان رضہ۔ عبدالرحمن رضہ۔ ابن عوف رضہ۔ ابوعبیدہ رضہ۔ عثمان رضہ۔ ابن مازن رضہ۔ ابوسلمہ عبیدہ رضہ۔ ابن حارث آنحضرت صلعم پر ایمان لائے۔

سنہ ۶۱۳ و ۶۱۴ بعد مسیح آنحضرت زید بن الارقم کے مکان میں رہنے لگے۔ اس مقام کو بعد میں دارالاسلام کا نام دیا گیا۔

سنہ ۶۱۵ بعد مسیح گیارہ آدمی چار عورتیں۔ جن میں عثمان رضہ آنحضرت کی صاحبزادی رقیہ۔ عبدالرحمن بن عوف۔ اور عبداللہ بن مسعود وغیرہ شامل تھے۔ پہلی دفعہ ابی سینیا ہجرت کر گئے۔ اور تین ماہ کے بعد واپس مکے آ گئے۔

سنہ ۶۱۵ و ۶۱۶ بعد مسیح ابے سینیا دوسری دفعہ ہجرت کی گئی۔ حمزہ رضی اللہ عنہ اسلام میں داخل ہوئے۔ اور عمر رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے۔ آپ کی عمر اسوقت ۳۳ سال کی تھی۔ آپ بیت الارقم میں اسلام لائے۔ اسوقت مسلمانوں کی تعداد چالیس نفوس پر مشتمل تھی۔

سنہ ۶۱۶ و ۶۱۷ بعد مسیح بعثت کے ساتویں سال کے پہلے مہینے پہلی رات بنوہاشم جن میں آنحضرت اور المطلب کی نسل بھی شامل تھی۔ شعب ابوطالب میں داخل ہوئے۔

سنہ ۶۱۷ و ۶۱۹ بعد مسیح آنحضرت صلعم اور آپ کی جماعت اسی مکان میں محصور رہی۔

سنہ ۶۱۹ بعد مسیح یہ پابندی ختم ہوئی۔ دسمبر میں خدیجہ رضہ کی وفات ہوئی۔

سنہ ۶۲۰ بعد مسیح جنوری میں آنحضرت صلعم کے طائف

سے اخراج کے ۱۵ دن بعد ابو طالب فوت ہوئے۔
سیدہ سودہؓ سے شادی ہوئی۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا
سے منگنی۔ زائرین جو مدینہ سے آئے تھے۔ اُن سے
مارچ میں ملاقات کی۔ مدینہ کے لوگوں سے پہلی دفعہ
عقبہ میں بیعت لی۔

۶۲۱ سنہ بعد مسیحؑ | مدینہ میں اشاعت الاسلام۔ مصعب بن عمیرؓ
مسلمانوں کو تعلیم دینے پر مقرر ہوئے۔

۶۲۱و۶۲۲ سنہ بعد مسیحؑ | معراج النبی۔ مارچ ۶۲۲ بعد مسیح
طلوع اسلام سے دس سال بعد العقبہ کی بیعت ثانی کی
تیاریاں شروع ہوئیں۔ مسلمان کثرت سے مدینہ ہجرت
کرتے رہے۔

جون ۶۲۲ تا جنوری ۶۲۳ | ۱۵ جنوری ۶۲۳ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ مدینہ ہجرت
کر کے چلے گئے۔ جون ۲۸ بروز پیر ۱۲ ربیع الاول کو مدینہ
پہنچے۔ سات ماہ تک ابو ایوب انصاری کے مکان پر قیام
فرمایا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی۔

۶۲۳ سنہ بعد مسیحؑ | آنحضرت صلعم نے مدینہ کے یہودیوں سے
ایک عہد نامہ کیا۔ جس کے ماتحت وہ کسی دوسرے سے حضورؐ
کی اجازتؐ کے بغیر جنگ کرنے کے مجاز نہ تھے۔ اور آنحضرتؐ
ان تمام جھگڑوں میں تصفیہ کے لئے ثالث مقرر ہوئے۔ پانچ
نمازیں مقرر کی گئیں۔ خانہ کعبہ قبلہ مقرر ہوا۔ رمضان کے روزے
دسمبر ۶۲۳ میں شروع ہوئے۔ اور کفار سے جنگ کی اجازت
دی گئی۔

Digitized by Khilafat Library

۶۲۴ سنہ بعد مسیحؑ | اسلام کی تاریخ میں ایک مہتم بالشان
جنگ بدر ہوئی۔ مسلمانوں کو فتح ہوئی۔ کفار بھاگ گئے۔ اور
ان کے بڑے بڑے لیڈر قتل ہوئے۔ مسلمانوں کی تعداد ۳۱۳
اور کافروں کی ایک ہزار تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
صاحبزادی رقیہ فوت ہوئیں۔

۶۲۴ سنہ بعد مسیحؑ | بنو قینقاع کا محاصرہ کیا گیا۔ فتح ہوئی۔
اور معافی دی گئی۔ کعب بن اشرف مارا گیا۔ نومبر ۶۲۴۔
آنحضرتؐ کی سیدہ حفصہؓ سے شادی ہوئی۔ اور حضرت
علیؓ کی فاطمہؓ سے۔

۶۲۵ سنہ بعد مسیحؑ | قریش مکہ سے اپنی ہزیمت کا بدلہ لینے
کے لئے مدینہ پر چڑھ آئے۔ ماہ جنوری ۶۲۵ جنگ احد کی لڑائی
مسلمانوں کی تعداد ایک ہزار اور کافروں کی تعداد تین ہزار
تھی۔ دونو فوجیں برابر رہیں۔

۶۲۵ کے نصف سے لے کر ۶۲۶ تک | آنحضرت صلعم کی شادی
زینبؓ بنت خزیمہ اور ام سلمہ اور زینبؓ بنت جحش سے
ہوئی۔ پردے کا حکم ہوا۔ بنی مصطلق نے حملہ کیا اور ہزیمت
اٹھائی۔ آنحضرت صلعم کی شادی جویریہ سے ہوئی۔ حضرت
عائشہ صدیقہؓ پر الزام لگایا گیا۔ وحی الٰہی نے آپ کی عفت
کی شہادت دی۔

فروری و مارچ ۶۲۷ | قریش بدوی قبائل کے ساتھ ملکر
مدینہ پر چڑھ آئے۔ بنو قریظہ نے غداری کی۔ جنگ خندق
ہوئی۔ قریش نے محاصرہ اٹھا لیا اور واپس چلے گئے۔ آنحضرتؐ
نے بنو قریظہ کا محاصرہ کر کے انہیں شکست دی۔ سعدؓ کے
ثالثانہ فیصلہ سے انہیں قتل کیا گیا۔

۶۲۷-۶۲۸ سنہ بعد مسیحؑ | آنحضرت صلعم کی صاحبزادی زینبؓ
کے خاوند ابو العاص اسلام میں داخل ہوئے۔

مارچ ۶۲۸ سنہ بعد مسیحؑ | آنحضرت صلعم ڈیڑھ ہزار مسلمانوں

اس لحاظ سے حضرت خدیجہ کو تمام دنیا کی عورتوں کی سردار کی ماں ہونے کا فخر حاصل ہے۔ آنحضرتؐ کی تمام اولاد سوائے حضرت ابراہیم کے حضرت خدیجہ ہی سے تھی۔ آپؓ کا مزار مکہ معظمہ میں ہے۔

وَالسّلام

(خاکسار محمدؐ اسمٰعیل ذبیح سیالکوٹی)

اسلامی جرنیل محمدؐ بن قاسم

کا سلوک

راجہ داہر کے حرم سے!

مگر یہ یاد رکھنا تم ہو حامل اس شریعت کے
بنا جس کی پڑی ہے رحمتؐ و عدلؐ و شرافت پر۔
نہ اٹھنے پائے ہاں دست تطاول اے مسلمانو!
کسی مرد ضعیف اور طفل نادان اور عورت پر۔
محلات شہی میں جب خبر اس بات کی پہنچی
تو یہ پیغام بھیجا دختران راجہ داہر نے
نہیں تم سے شکایت ہم کو ہے تقدیر سے شکوہ
ہمیں جو دیکھنا تھا دن دکھایا ہے مقدر نے
ہماری عزت و ناموس کے اب تم نگہبان ہو
گئی ہے سلطنت تو جائے۔ دنیا آنی جانی ہے
اگر عہد حفاظت دو تو ہم زندہ رہیں۔ ورنہ
ہمیں اس جان کی بھی کچھ نہیں پروا کہ فانی ہے
محمدؐ ابن قاسم خوش ہوا ان کی شرافت پر
کہا کس بات کا ڈر ہے کہ اب زیر اماں تم ہو
تمہاری عزت و ناموس ہے اسلام کی عزت
امیر عسکر اسلام کی ماں بیٹیاں تم ہو

پردہ عورتوں کی ترقی میں مانع نہیں!

حضرت سیدہ علیہا السلام

جو جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبوبہ بیٹی تھیں۔ اسقدر پردے کی پابند تھیں۔ کہ نابینا صحابی گھر میں تشریف لاتے ہیں۔ تو آپ اٹھکر پس پردہ چلی جاتی ہیں۔ دریافت کیا جاتا ہے۔ کہ فاطمہ! یہ تو اندھے ہیں۔ انہیں کچھ نظر نہیں آتا۔ تو پھر تم نے پردہ کیوں کیا۔ جنابہ سیدہؓ فرماتی ہیں۔ یہ تو اندھے ہیں میں تو اندھی نہیں ہوں۔ مجھے تو سب کچھ نظر آتا ہے۔ اسلئے مناسب نہیں کہ میں ایک نامحرم پر نظر ڈالوں۔ اس پردہ نشین فخر خواتین کی گود میں جو بچے پرورش پائے تھے۔ کیا آپ نے ان کے حالات سنے ہیں۔ کیا وہ محدود خیال اور تنگ دل تھے؟ نہیں ایسا نہیں ہے۔ ان کی عظمت کا نہ صرف مسلمان بلکہ منصف مزاج عیسائی مؤرخ بھی اعتراف کرتے ہیں۔ اسی طرح اسلام کے دور اولین میں جبکہ پردے کا خاص خیال رکھا جاتا تھا۔ سینکڑوں عالم فاضل عورتیں ایسی گزری ہیں۔ جن کے سامنے بڑے بڑے علماء فضلاءؑ نے زانوئے ادب نہ کیا ہے۔ اور جن کی آغوش میں ایسے ایسے نامور فرزند پیدا ہوئے ہیں۔ جنہوں نے بہت سے علوم میں بین الاقوامی شہرت حاصل کی ہے۔ مثلاً ہم چند مشہور زمانہ مستورات کے نام اور ان کی مختصر خصوصیات تحریر کئے دیتے ہیں:-

Digitized by Khilafat Library

12

حضرت رابعہ بصریہ

سفیان ثوری حقیقت و معرفت کے پیچیدہ رموز میں انہیں سے استفادہ کرتے تھے۔ ارباب سلوک نے ان سے بہت سی روایات نقل کی ہیں۔ علم عروض کی عالم حقانی شاعرہ تھیں ؛

عوف بن حارث کی بیوی

جسنے اپنی سیادانی سے دو متحارب قبیلوں میں صلح کرادی۔ اس زمانے میں جبکہ بڑی قومیں بڑی بڑی طاقتیں جہلائے عرب کی تشنگی خون کو نہ بجھا سکتی تھیں۔ حضرت مریمؑ بنی عباس کے تیسرے بادشاہ مہدی کی بیوی خیرزان۔ عقل و کیاست شجاعت و بسالت میں نامور تھی۔ زبردست عالم متقن۔ سیاست دان تمام قلمرو کے امر و نواہی کی مختار تھی معتضد باللہ کی بیوی المکتفی کی ماں قطر الندی قانونی اور عدالتی امور کی ماہر تھی۔ اپنے بیٹے کے بلوغ تک فرمانروائی نہایت حسن انتظام سے کرتی رہی

صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فتح مکّہ کا ہوُا غلغلہ جس وقت بلند
جھک گئے پیش نبیؐ سرکش و مغرور تمام
اس طرح حاضر خدمت ہوئے سردار قریش
جس طرح روبرو آقا کے خطا وار غلام
یک قلم عفو ہوئیں پچھلی خطائیں سب کی
جاری ہر سمت ہوئے امن و امان کے احکام
رکھتے تشریف تھے اک روز حرم میں حضرت
اور خدمت میں تھے موجود سب اصحاب کرام
آکے وارد ہوا اک شخص کہیں باہر سے
چاہتا تھا کہ کرے عرض وہ کچھ بعد سلام
اس قدر رعب نبوّت ہوُا اس پر طاری
بید کی طرح سے لرزاں ہوئے اسکے اندام
ہیبتِ حق سے رہے ہوش نہ قایم اس کے
دم بخود ہوگیا جاتا رہا یارائے کلام
دیکھکر حال یہ بیچین ہوئے شاہِ زمن
ہوگئے اُٹھ کے کھڑے آپؐ بہ تعجیل تمام
اس سے فرمایا کہ کس بات کا ڈر ہے بھائی
کس لئے مجھ سے تو کرتا نہیں بے خوف کلام
میں بھی ہوں تیری طرح عبد خدائے برتر
چند روزہ ہے یہاں دہر میں میرا بھی قیام
میری مادر تھی غریب ایک قریشی عورت
جس کی عُسرت میں غریبی میں کٹی عمر تمام
میں نہ حاکم ہوں نہ ہوں صاحب دیہیم و سریر
سارے عالم کے لئے لایا ہوں الفت کا پیام
اللہ اللہ شہنشاہِ دو عالم ہو کر۔
کِس طرح عجز سے ہر ایک سے کرتے تھے کلام
آجتک کوئی ہوُا ایسا نہ ہوگا ہر گز
خاکساری وہ کرے ایسی جو ہو عرش مقام
حق نے پیدا کئے اوصاف حمیدہ جتنے
تیری ہی ذاتِ گرامی پہ کئے ختم تمام
مرحبا سیّد مکّی مدنیؐ العربی۔
دِل و جاں باد فدایت توچہ عالی نسبی

Digitized by Khilafat Library

کے ساتھ اپنے خواب کو پورا کرنے کے لئے حج کی خاطر روانہ ہوئے۔ کفار نے حج سے روک دیا۔ آنحضرت صلعم نے مقام حدیبیہ میں قیام کیا۔ صلح حدیبیہ ہوئی۔ مسلمان بغیر حج کئے مدینہ واپس ہوئے۔ بنو خزاعہ نے مسلمانوں کے ساتھ معاہدہ کیا۔ ہرقل اور شاہ ایران اور مقوقس جو رومن امپائر کی طرف سے مصر کا گورنر تھا کی طرف سفیر بھیجے گئے۔ یمن کے ایرانی گورنر نے آنحضرت صلعم کی گرفتاری کا حکم دیا مگر خود حضور کی پیشگوئی کا شکار ہوا۔ شاہ ابی سینیا اور حاکم یمن کو خطوط لکھے گئے۔

اگست - ستمبر ۶۲۸ | خیبر کے خلاف مہم بھیجی گئی۔ خیبر فتح ہوا۔ آنحضرت ﷺ نے صفیہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی۔ آپکو ایک زہر سے پرورش کی ہوئی بکری کا گوشت یہودیوں نے کھلانے کی کوشش کی۔ ابی سینیا سے بھاگے ہوئے لوگ مدینے آئے۔ آنحضرت صلعم کی ام حبیبہؓ سے شادی ہوئی

فروری ۶۲۹ | آنحضرت صلی علیہ وسلم حج کے لئے روانہ ہوئے۔ کعبہ میں داخل ہو کر طواف کیا۔ صحن کعبہ میں نماز پڑھی۔ آنحضرت ﷺ نے میمونہؓ سے شادی کی۔ خالد اور عمر بن العاص حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ مسلمانوں نے موتہ پر چڑھائی کی۔ جنگ میں جعفرؓ اور زیدؓ شہید ہوئے۔

جنوری ۶۳۰ | بنی بکر جو مکے والوں کے ساتھ تھے۔ انہوں نے بنو خزاعہ پر جو آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھے حملہ کیا۔ آٹھ دسمبر ۶۲۹ کو کفار مکہ نے صلح حدیبیہ کو توڑا۔

جنوری ۶۳۰ | مکہ پر چڑھائی۔ اور یکم جنوری ۶۳۰ مکہ فتح ہوا۔ مکہ کے لوگوں کو معافی دی گئی۔ اور آنحضرت ﷺ نے قتل خونریزی سے سختی سے منع کیا۔ جنگ حنین ہوئی۔ بنو ہوازن کو شکست ہوئی۔ ان کے لواحقین اور خیموں پر قبضہ کر لیا گیا۔ مگر بعد میں انکو آزادی دے دی گئی۔ آنحضرت صلعم نے بحرین۔ عمان اور یمن کے حاکموں کو خطوط بھیجے۔

۶۳۰ - ۶۳۱ | ماریہ کی شادی آنحضرت صلعم سے ہوئی ابراہیم آٹھ ہجری اپریل ۶۳۰ کو پیدا ہوئے۔ اور دس ہجری جون یا جولائی ۶۳۱ کو فوت ہو گئے۔

۲۰ - اپریل تا ستمبر ۶۳۰ | قبائل عرب کے قافلے حاضر ہوئے۔ ہجرت کا نواں سال وفود کا سال قرار پایا۔

اکتوبر ۶۳۰ تا اپریل ۶۳۱ | رومی فوجیں شام کی سرحدوں پر جمع ہو گئیں۔ تبوک کو روانگی۔ ستمبر اکتوبر ۶۳۰ عبد اللہ بن اُبیّ مرا۔

۶۳۰ - ۶۳۱ | دسویں سال کئی سفیر بھیجے گئے عرب کے کئی قافلے اور حاکم آنحضرت ﷺ کی خدمت میں داخل ہوئے - اور اسلام لائے - نجران کا ایک سفیر آیا - مارچ ۶۳۰ حج الوداع ہوا - اپریل اور مئی ۶۳۲ تین منافق طلیحہ مسیلمہ اور اسود بن عنسی پیدا ہوئے۔ طلیحہ تو مسلمان ہو گئے اور باقی دو تباہ - مسیلمہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے وقت تک رہا +

جنوری ۶۳۲ | شام کی سرحد پر ایک مہم بھیجی گئی - اسامہؓ اس کے سپہ سالار مقرر ہوئے۔

آٹھ جون ۶۳۲ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم فوت ہوئے +

Digitized by Khilafat Library

Digitized by Khilafat Library

16

"مغرب زدہ خاتون"!

(از جناب حافظ محوی)

وہ عورت اپنے ہونٹوں سے جو کرتی تھی گل افشانی
وہ عورت جسکا چہرہ تھا حیا کی ضو سے نورانی
وہ عورت مطلعِ انسانیت کا مصرعۂ ثانی
وہ عورت مادرِ گیتی عروسِ حسنِ یزدانی
وُہ عورت جو کہ ٹھہری مقصدِ پیدائشِ عالم

وہ جس کی گود میں احسان اور ایثار پلتے تھے
وُہ جس کے دل سے پیہم خُلق کے چشمے اُبلتے تھے
وہ جسکی آنکھ سے آہو ذرا شرما کے چلتے تھے
وہ جس کے دودھ سے اکثر دلاور شیر پلتے تھے
وُہ عورت جس پہ قرباں ہوگئی زیبائشِ عالم

وہ غنچہ جسکی خوشبو سے معطر ہوگئی دنیا
وہ بلبل جس کے نغموں کا بہشتوں میں ہوا چرچا
وہ جلوہ جسکا حامل رہ چکا ہے ناقۂ لیلیٰ
وہ انجم جس نے چشمِ مہرِ عالمتاب کی خیرہ
وہ عورت جس سے دوبالا ہوئی آرائشِ عالم

وہ حوا جس نے آدم سے چھڑایا باغِ رضواں کو۔
وہ لیلیٰ جس کی خاطر قیس نے چھانا بیاباں کو
وہ عذرا لے لیا وامق کے جس نے دین و ایماں کو
وہ شیریں کردیا جسپر فدا فرہاد نے جاں کو
وہ عورت جس کے قدموں پر نثار آسائشِ عالم

وہ مریم فخر حاصل تھا جسے گلزارِ ہستی پر
وہ زہرہ سر جھکاتی تھی بلندی جسکی پستی پر
وہ نرگس حکمرانی جسکی تھی آفاقِ ہستی پر
فرشتوں کو کیا مجبور جس نے بت پرستی پر
وہ عورت جس کی معصومی حدیثِ دانشِ عالم!

وہ سیتا جس کی خاطر رام نے پھونکا تھا لنکا کو
وہ رادھا جس نے بخشی فوقیت جمنا کو گنگا کو
وہ بجلی جس نے شرمایا ہزاروں بار سینا کو
وہ گل جس نے شکستِ فاش دی ہنسکر مسیحا کو
وہ عورت جسکو کہنا چاہیئے صد نازشِ عالم!

بہت مدت ہوئی اس دارِ فانی سے ہوئی رخصت
ملیگی ڈھونڈھنے والوں کو زیرِ طوبیٰ جنت!
ہے جو برگِ گل باقی وہ ہیں بے رنگ و بے نکہت!
بنی ہے دشمنِ نسوانیت اس دور کی عورت
تم ہی کہہ دو یہ کر سکتی ہے کچھ افزائشِ عالم؟

Digitized by Khilafat Library

یگانوں سے عداوت اور بیگانوں سے الفت ہے
اس آزادی کی دیوانی کو دیوانوں سے الفت ہے
حرم کی شمع کو ہرجائی پروانوں سے الفت ہے
کتابِ روح کو ننگوں کے افسانوں سے الفت ہے
یہ کرنا چاہتی ہے اجتماعِ آتشِ عالم!

کھلے منہ بن سنور کر برسرِ بازار پھرتی ہے
تاسف ہے کہ پڑھ لکھ کر ذلیل و خوار پھرتی ہے
حیا کا قصر کرنے کے لئے مسمار پھرتی ہے
لٹانے کو وفا کا گوہرِ شہوار پھرتی ہے
یہ کیا انجام دیگی خدمتِ فہمائشِ عالم؟

بہت کہلائی بیگم اب تو مس بننے کی حسرت ہے
بڑھانا گیسوؤں کا یوں خلافِ وضعِ فطرت ہے
نہ ظاہر ہے نہ باطن ہے نہ صورت ہے نہ سیرت ہے
یہ ننگِ قوم ہے ننگِ وطن ہے ننگِ ملت ہے
بجا ہے گر کہیں گہوارۂ آلائشِ عالم!

کنیزِ دولتِ تہذیب انوکھے کام کرتی ہے
شرافت کو خجل، عصمت کا قتلِ عام کرتی ہے
یہ آغازِ دل افزا کا برا انجام کرتی ہے!
محبت کو ذلیل اور حسن کو بدنام کرتی ہے
کہوں کیا بن گئی آماجگاہِ خواہشِ عالم!

رہی گر کچھ اسی انداز پر حالت زمانے کی
نہ ڈھونڈے سے ملینگی سرخیاں تک اس فسانے کی
کریگی فکر قدرت نقشِ عورت کے مٹانے کی
نہ آئے گی نظر صورت کوئی بچنے بچانے کی
وقارِ صنفِ نازک ہو گا نذرِ گردشِ عالم!

تماشہ ہے جگہ فیشن نے لے لی سادہ لوحی کی
تنزل ہے یقیناً انتہا ایسی ترقی کی،
مسلط ہو گئی روشن دماغوں پر بھی تاریکی
نگاہِ سطح بھی کب دیکھ سکتی ہے یہ باریکی
مٹے "مغرب زدہ خاتون" تو کم ہو کاہشِ عالم

المرسل:- شیخ محمد بشیر آزاد عفی عنہ۔ انبالوی۔

اسمائے تاریخی بابت سنہ ۱۳۵۲ھ

(۱) محمد ظہور الحسن - (۲) ظفر العالم -
(۳) مصباح المظفر - (۴) محمد مہدی اختر -
(۵) غفور اللہ - (۶) بختیار الحق -
(۷) صمصام الغنی - (۸) فضل العارفین
(۹) شیخ العارفین - (۱۰) محمد ابوالمظفر -

(تہذیب)

Digitized by Khilafat Library

صحابہؓ رسول کریمؐ کی صحیح سالم نعشیں!

(محترمہ محمودہ سلطانہ)

سلمان پاک۔ بغداد سے تقریباً چالیس میل کے فاصلے پر ہے۔ یہاں تک موٹر پر آتے جاتے ہیں۔ یہ وہ مقدس مقام ہے۔ جہاں اکثر صحابہؓ گورنر کی حیثیت سے رہے۔ اس کا قدیم نام مدائن ہے۔ پہلے کبھی شہر تھا۔ اب تو ایک چھوٹا سا گاؤں ہے۔ ایک شاندار مقبرہ ہے۔ جس میں زیر گنبد حضرت سلمان فارسی کا مزار ہے۔ اور دو ملحق جدید کمروں میں علیحدہ علیحدہ حذیفۃ الیمانیؓ۔ اور جابر بن عبد اللہؓ انصاری کے مزار ہیں*

پہلے یہ دونوں صحابی حضرت سلمان پاک سے دو فرلانگ کے فاصلے پر دفن تھے۔ مگر ہماری خوش قسمتی سے ہمارے زمانۂ قیام بغداد میں ان دونوں کو پرانے مزارات سے نکال کر مقبرۂ سلمان پاک میں دفن کیا گیا۔ جس کی حقیقت یوں ہے۔ کہ حضرت حذیفۃ الیمانی نے خواب میں ملک فیصل شاہ عراق سے خواہش کی۔ کہ ہم دونوں کو اصل مقام سے منتقل کر کے دریا سے ذرا فاصلے پر دفن کر دیا جائے۔ کیونکہ دریا کا پانی ہمارے مزار کے نزدیک آتا جا رہا ہے۔ یہ واقعہ آج دنیا میں صداقت اسلام کی زندہ مثال ہے۔ جس کی تصدیق کے لئے نہ صرف ہم دو۔ بلکہ لاکھوں آدمی جو اسوقت حاضر تھے۔ موجود ہیں*

دوشنبہ کے دن ۱۲ بجے کے بعد لاکھوں نفوس کی موجودگی میں مزارات کھولے گئے۔ تو حضرت حذیفۃ الیمانی کے مزار میں کچھ پانی آچکا تھا۔ اور حضرت جابر کے مزار میں نمی پیدا ہو چلی تھی۔ حالانکہ دریا وہاں سے کم از کم دو فرلانگ دور ہوگا تمام سفرائے دول عراق کی پارلیمنٹ کے ممبروں اور خود اعلیٰحضرت شاہ فیصل کی موجودگی میں پہلے حضرت حذیفۃ الیمانی کی نعش مبارک کو ہز میجسٹی شاہ فیصل۔ مفتی اعظم عراق۔ وزیر مختار جمہوریۂ ترکیہ اور پرنس فاروق ولی عہد مصر نے باہر نکالا۔ پھر اسی طرح حضرت جابر کی لاش مبارک کو نکالا گیا۔ کفن حتیٰ کہ ریش مبارک کے بال تک بالکل صحیح حالت میں تھے۔ اور سب سے عجیب بات یہ تھی کہ آنکھیں روشن معلوم ہوتی تھیں۔ جس کو دیکھ کر بڑے بڑے ڈاکٹر حیرت زدہ رہ گئے لاشوں کو نکال کر خوبصورت تابوتوں میں رکھا گیا۔ اور عراقی فوج نے باقاعدہ سلامی اُتاری۔ توپیں سر ہوئیں۔ اس کے بعد مجمع نے نماز جنازہ پڑھی۔ بادشاہوں کے کندھوں پر تابوت اُٹھے۔ اور چند قدم کے بعد سفراء دول نے کندھا دیا۔ پھر اعلیٰ حکام کو یہ شرف عطاء ہوا۔ اس کے بعد ہر شخص جو وہاں موجود تھا۔ اس سعادت سے شرف اندوز کیا گیا۔ جس کے لئے منتظمین کی بے حد تعریف ہوئی*

چار گھنٹے بعد جب تابوت مقبرۂ سلمان پاک پر پہنچے۔ جنہوں نے ان مقدس لاشوں کو پرانے مزارات سے باہر نکالا تھا۔ پورے احترام سے اب نئے مزارات میں دفن کیا۔ اور توپوں کی گرج فوجی بینڈوں کی گونج اور اللہ اکبر کے فلک بوس نعروں میں اسلام کے یہ دونوں زندہ شہید سپرد خاک ہوئے*

(تہذیب)

۹۔ ربیع الاوّل شریف صحیح تاریخ
یوم ولادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہے۔ (مطابق ۲۰۔ اپریل ۵۷۱ء روز دوشنبہ

۲۷۔ رجب المرجب سنہ ۱۲ نبوّت
صحیح تاریخ یوم معراج رسول اللہ صلعم
ہے۔ (مطابق سنہ ۶۲۱ء)

۹۔ ربیع اوّل شریف سنہ ۴۱ میلادی
بعمر چالیس سال ایک دن صحیح تاریخ یوم نبوۃ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے
(مطابق ۱۲ر فروری سنہ ۶۱۱ء روز دوشنبہ

۸۔ ربیع الاوّل شریف سنہ ۱۳ نبوّت
صحیح تاریخ یوم مدینہ بعد ہجرت ہے۔
(مطابق ۲۳ر ستمبر سنہ ۶۲۲ء یوم دوشنبہ

Digitized by Khilafat Library

۱۲ر ربیع الاوّل شریف سنہ ۱۴ نبوّت صحیح
تاریخ یوم زیارت بعد ہجرت ہے۔
(مطابق ۲۷ر ستمبر سنہ ۶۲۲ء یوم جمعہ)

یکم ربیع الاوّل شریف سنہ ۱۱ھ صحیح
تاریخ وفات رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم ہے۔
(مطابق ۲۳ر اپریل سنہ ۶۳۲ء روز دوشنبہ)
(حمایت)

وصیت نمبر ۲۲۶۴

میں زینب بی بی زوجہ مرزا عمر بیگ
قوم مغل ساکن قادیان۔ تحصیل بٹالہ
ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ
۲/۲۵؍۱۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ مبلغ ۶۰ کی ڈنڈیاں اور
پچیس ۲۵ روپے کی کچھیاں اور دس ۱۰ روپے کا لونگ اور حق مہر ۳۲ روپے
ان تمام زیورات اور حق مہر کی (لیے) ساتویں حصہ کی وصیت بحق
صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز آئندہ کے لئے میں یہ
وصیت کرتی ہوں۔ کہ اگر میری وفات پر کوئی اور جائداد ثابت ہو
تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور جو رقومات میں اپنی
زندگی میں داخل کروں۔ وہ حصہ وصیت سے منہا کی جاوے *
العبد: نشان انگوٹھا۔ زینب بی بی * گواہ شد: مرزا یعقوب بیگ
گواہ شد:۔ عبد الحمید برادر موصیہ ۲/۲۵؍۱۱۔

پائیوریا

مشہور ومعروف بیماری پائیوریا یعنی مسوڑھوں کی بیماری کا بہترین علاج

(دانتوں کے خون اور پیپ کا بہترین علاج)

میں نے بہت کوشش اور مطالعہ اور تجربہ کے بعد ایک
ڈنٹل کریم اور ڈنٹل لوشن نمبرا تیار کیا ہے۔ اس کے فوائد ذیل میں
درج کرتی ہوں۔ دانتوں سے اور مسوڑوں سے خون جاتا ہو پیپ پڑگئی ہو
دانت ہلتے ہوں۔ دانتوں کی خوبصورتی اور رنگت میں فرق آچکا ہو۔ دانت
درد کرتے ہوں مسوڑے پھول جاتے ہوں تو میری بنائی ہوئی کریم
استعمال کیجائے۔ پرچہ ترکیب ہمراہ ہوگا۔ قیمت بہت کم رکھی گئی ہے تاکہ
امیر غریب بہن خرید سکے ڈنٹل کریم اور لوشن نمبرا عہ۔ پتہ ذیل سے
طلب فرمائیں:۔ بیگم صاحبہ فقیر احمد خاں حکیم حاذق احمدی
دفتر انجمن احمدیہ جالندھر چھاؤنی (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶۰

اخبار مصباح - قادیان دارالامان ضلع گورداسپور (پنجاب)

ابجدی معمہ

حروف ابجد کے لحاظ سے دس ایسے الفاظ معلوم کرو۔ کہ اگر ہر لفظ کے حروف کے اعداد کو جمع کیا جائے تو ہر لفظ کا مجموعہ اعداد ۶۲۶ (چھ سو چھبیس) ہو۔ ان الفاظ کا اتہ پتہ ذیل میں دیا جاتا ہے۔ اور آسانی کے لئے حروف ابجد مع اعداد لکھ دیئے جاتے ہیں۔ حل اگلے مصباح کے پرچے میں دیا جائیگا۔ جوابات یکم دسمبر ۳۳ء تک دفتر مصباح میں پہنچ جانے چاہئیں۔ بالکل صحیح حل بھیجنے والی کی خدمت میں ایک خوبصورت تحفہ پیش کیا جائیگا

ابجدی حروف یہ ہیں:-

ا	ب	ج	د	ہ	و	ز	ح	ط	ی	ک	ل	م	ن	س	ع	ف	ص	ق	ر	ش	ت	ث	خ
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰

پہلا لفظ:- قادیان کی ایک مشہور دوائی کا نام +

دوسرا لفظ:- بھدا برساتی اور آبی جانور +

تیسرا لفظ:- بمعنے "نفرت" +

چوتھا لفظ:- کسی مقصد کو حاصل کرنے کے لئے "سعی" کرنا +

پانچواں لفظ:- پنجاب کا مشہور شہر اِس سال اسمیں بہت سیلاب آیا تھا +

چھٹا لفظ:- بمعنے "نفشہ" +

ساتواں لفظ:- تین کونوں والی +

آٹھواں لفظ:- بمعنے "ماتھے کو کل"

نواں لفظ:- طاقتور شیر +

دسواں لفظ:- ریشم کا کام کرنا کے معانی ہیں + (دو کی زیادتی)

خاکسار

ج - ہ

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا